

## 9262- شادی کے متعلق حدیث میں استطاعت سے کیا مراد ہے

### سوال

نوجوانوں کو شادی پر ابھارنے والی حدیث میں لفظ استطاعت وارد ہوا ہے تو اس کلمہ سے کیا چیز چہرہ مقصود ہے؟

### پسندیدہ جواب

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں جو بھی استطاعت رکھتا ہے ہو وہ شادی کرے، اور جو طاقت نہیں رکھتا اس چاہیے کہ وہ روزے رکھے کیونکہ یہ اس کے لیے ڈھال ہیں)  
(صحیح بخاری حدیث نمبر (5065) صحیح مسلم حدیث نمبر (1400)۔)

وجاء کا معنی فحاشی سے بچاؤ ہے۔

علماء کرام رحمہ اللہ تعالیٰ کے ”اباء“ معنی میں دو قول ہیں:

کچھ علماء کا کہنا ہے کہ اس سے نکاح کرنے کی قدرت اور خرچہ مراد ہے، اور دوسرا قول یہ ہے کہ: اس سے جسمانی طاقت مراد ہے کہ اس میں جماع کرنے کی طاقت ہونی چاہیے۔

تو ان دونوں معانی میں سے کوئی ایک دوسرے کے منافی نہیں، تو اس حدیث کا معنی یہ ہوگا کہ جو نوجوان بھی جماع کی قدرت اور نکاح کا خرچہ رکھتا ہے وہ شادی کرے۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے کہ:

علماء کرام بقاء کے معنی میں دو قول ذکر کرتے ہیں، جو کہ ایک ہی معنی پر لوٹتے ہیں ان میں صحیح یہ ہے کہ: اس سے لغوی معنی یعنی جماع مراد ہے، تو اس طرح حدیث کا معنی یہ ہے ہوگا: تم میں سے جو بھی نکاح کے لوازمات کی قدرت سے جماع کی استطاعت رکھتا ہے وہ شادی کرے، اور جو مالی طاقت سے عاجز ہو وہ روزے رکھے تاکہ اپنی شہوت کنٹرول اور منی کے شر کو ختم کر سکے جس طرح کہ ڈھال بچاؤ کرتی ہے۔ اھ شرح مسلم (173/9)۔

اور ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے کہ:

باءة کی تفسیر وطنی بھی کی گئی ہے اور ممنونہ نکاح بھی، تو پہلی تفسیر منافی نہیں اس لیے کہ اس کا معنی بقاء کے لوازمات ہیں۔ دیکھیں: روضۃ المحبین ص (219)

(۔)

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے کہ:

استطاعت نکاح ہی قدرت مومنہ ہے نہ کہ قدرت وطی کیونکہ حدیث میں خطاب ہی اسے ہے جو وطی کے فعل پر قادر ہو، اور اس لیے ہی جو یہ استطاعت نہیں رکھتا اسے روزے کا حکم دیا گیا ہے کیونکہ یہ اس کے لیے بچاؤ ہے۔ اھ الفتاویٰ الکبریٰ (134/3)۔

واللہ تعالیٰ اعلم